SIMORGH
WOMEN'S RESOURCE AND PUBLICATION CENTRE

NL

NEWSLETTER

January, 2026

کم عمری کی شادی سے مراد وہ شادی ہے؟

کم عمری کی شادی سے مراد وہ شادی ہے جو 18 سال سے پہلے کردی جائے۔ اقوام متحدہ کے مطابق یہ بچوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے کیونکہ اس عمر میں بچے ذہنی اور جسمانی طور پر شادی کی ذمہ داریوں کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

گجرات میں صورتحال— گجرات، پنجاب میں کم عمری کی شادی ایک سنگین سماجی مسئلہ ہے۔ دیہی علاقوں میں خاص طور پر لڑکیوں کو 14 سے 16 سال کی عمر میں بیاہ دیا جاتا ہے۔ شہری علاقوں میں رجحان میں کمی آئی ہے لیکن مکمل خاتمہ ابھی نہیں ہوا۔

گجرات میں کم عمری کی شادی کی وجوہات:

گجرات کے مقامی افراد سے حاصل کردہ معلومات کی بنیاد پر درج ذیل وجوہات سامنے آئی ہیں:

سماجی وجوہات: خاندانی دباؤ اور برادری کی روایات، لڑکی کی عزت کا تصور، بزرگوں کی فیصلہ ساز حیثیت، ہمسایوں کی دیکھا دیکھی

معاشی وجوہات: غربت اور مالی مشکلات، لڑکی کو بوجھ سمجھنا، جہیز سے بچنے کی کوشش، کم عمر میں شادی سے کم خرچ کا تصور

ثقافتی وجوہات: قبائلی اور برادری رسومات، مذہبی غلط فہمیاں، لڑکی کو جلدی گھر بسانے کا رواج

تعلیمی وجوہات: لڑکیوں کی تعلیم کو غیر ضروری سمجھنا، اسکولوں کی کمی یا دوری، والدین کی ناخواندگی

www.simorgh.org.pk

Editors: Laiba Mukhtar, Zainb Bibi, Noor Mazhar

Early Age Marriage

کم عمری کی شادی اور بچپن کی شادی میں فرق

بچپن کی شادی: انتہائی کم عمر 13 سال یا اس سے چھوٹی عمر میں طے کی جانے والی شادی۔ بچہ بالکل بے خبر ہوتا ہے اور اس کی کوئی رضامندی نہیں ہوتی۔

کم عمری کی شادی: 18 سال سے کم عمر میں ہونے والی شادی۔ عموماً 14 سے 17 سال کے بچے شامل ہوتے ہیں۔ بچہ کسی حد تک واقف ہوتا ہے مگر مکمل رضامندی نہیں ہوتی۔

خلاصہ — بچپن کی شادی، کم عمری کی شادی کی شدید اور زیادہ نقصان دہ شکل ہے۔ دونوں صورتوں میں بچے کے حقوق متاثر ہوتے ہیں لیکن بچپن کی شادی کے اثرات زیادہ سنگین ہوتے ہیں۔

موجودہ قوانین — پاکستان اور پنجاب:

1929 (ترمیم شدہ) — لڑکی کی شادی کی کم از کم عمر 16 سال اور لڑکے کی 18 سال مقرر ہے۔ خلاف ورزی پر جرمانہ اور قید کی سزا ہو سکتی ہے۔

2015: پنجاب نے اس قانون کو مزید سخت بنایا۔ کم عمری کی شادی کروانے والے والدین، قاضی اور گواہ سبھی قانونی کارروائی کے دائرے کار میں آتے ہیں۔

عملی صورتحال: گجرات — قانون موجود ہے مگر گجرات کے دیہی علاقوں میں اس کا نفاذ کمزور ہے۔ زیادہ تر شادیاں غیر رجسٹرڈ رہتی ہیں جس سے قانونی کارروائی مشکل ہو جاتی ہے۔ گجرات میں باہر کے ممالک جانے کا رجحان بہت زیادہ پایا جاتا ہے اور اپنی بیٹیوں کو باہر بھیجنے کے خواہش مند والدین شادیاں جلدی کر دیتے ہیں اور بغیر لڑکے کی جانچ پڑتال کے بچی کی شادی کر دی جاتی ہے اور گجرات میں بہت سی بچیاں پچھلے سات سات سال سے اپنے شوہر کا انتظار کر رہی ہیں اور ایک ایسی شادی کے بندھن میں بندھی ہوئی کہ اس کا تا حال کوئی مستقبل انھیں نظر نہیں آ رہا)۔ اگر رشتہ چل بھی جائے تو لڑکیاں ساری عمر سسرال اور بچوں کے ساتھ گزار دیتی ہیں۔

گجرات کی ایک حقیقی کہانی:

ثمینہ کی کہانی — گجرات، دیہی علاقہ

ثمینہ 15 سال کی تھی اور آٹھویں جماعت میں پڑھتی تھی جب اس کے والد نے ایک بڑی عمر کے شخص سے اس کی شادی طے کر دی۔ گھر کی مالی حالت کمزور تھی اور والد نے سوچا کہ شادی سے ایک ذمہ داری کم ہو گی۔ ثمینہ نے پڑھنا چاہا مگر اسے سمجھایا گیا کہ لڑکیوں کا گھر سسرال ہوتا ہے۔ شادی کے بعد ثمینہ کی صحت متاثر ہوئی اور اسکے پہلے حمل میں پیچیدگیاں پیش آئیں۔ آج ثمینہ چاہتی ہے کہ اس کی بیٹی ضرور پڑھے۔

نقصانات — جسمانی، نفسیاتی اور خاندانی:

لڑکے پر اثرات: کم عمری میں مالی ذمہ داریوں کا بوجھ، تعلیم ادھوری چھوٹ جانا، ذہنی پختگی سے پہلے گھریلو فیصلے، نفسیاتی دباؤ، کیریئر بنانے کے مواقع ضائع ہونا

SIMORGH
WOMEN'S RESOURCE AND PUBLICATION CENTRE

NL

لڑکی پر اثرات: کم عمری میں حمل کے خطرات، زچگی کے دوران اموات کا خطرہ، جسمانی نشوونما رک جانا، خون کی کمی اور غذائی قلت، ذہنی دباؤ اور ڈپریشن

گجرات کا مقامی ڈیٹا — گجرات کے مقامی ہسپتالوں میں زیرِ علاج نوجوان مائیں اکثر 16 تا 18 سال کی ہوتی ہیں جن میں خون کی کمی اور ذہنی تناؤ کے کیس عام ہیں۔

خاندانی مسائل:

کم عمری کی شادی کے نتیجے میں گجرات کے خاندانوں میں درج ذیل مسائل دیکھے گئے ہیں:

- میاں بیوی کے درمیان ذہنی ہم آہنگی کا فقدان جس سے گھریلو تنازعات بڑھتے ہیں
- طلاق کی شرح میں اضافہ، خاص طور پر کم عمر جوڑوں میں
- بچوں کی صحیح پرورش نہ ہو پانا کیونکہ والدین خود بچے ہوتے ہیں
- گھریلو تشدد کے واقعات، خاص طور پر جب لڑکی کو بات کرنے کا حق نہ ہو

صحت پر اثرات:

ذہنی صحت: ڈپریشن، بے چینی، خودکشی کے خیالات، اپنے آپ کو قصوروار سمجھنا، سماجی تنہائی

جسمانی صحت: قبل از وقت ولادت، نومولود بچوں میں وزن کی کمی، ماں کی جان کو خطرہ، جنسی امراض کا خدشہ، ہڈیوں کی کمزوری

تعلیم کا کردار اور 18 سال کے بعد شادی کے فوائد

تعلیم کس طرح کم عمری کی شادی روکتی ہے؟

گجرات میں تعلیم یافتہ لڑکیوں کے گھرانوں میں کم عمری کی شادی کا رجحان واضح طور پر کم ہے۔ تعلیم مندرجہ ذیل طریقوں سے مددگار ثابت ہوتی ہے:

- لڑکی کو اپنے حقوق کا علم ہوتا ہے اور وہ فیصلوں میں آواز اٹھا سکتی ہے
- اسکول میں ہونے کی وجہ سے وقت گزرتا ہے اور جلدی شادی کا موقع کم ہوتا ہے
- تعلیم یافتہ لڑکی مالی طور پر خود انحصار بن سکتی ہے، جس سے والدین کا نقطہ نظر بدلتا ہے
- اساتذہ اور اسکول انتظامیہ کم عمری کی شادی کے خلاف آگاہی دیتے ہیں
- گجرات میں جن لڑکیوں نے میٹرک یا اس سے آگے پڑھا، ان کی شادی کی اوسط عمر 18 سال سے زیادہ ہے

مقامی مثال — گجرات کے ایک مقامی فلاحی ادارے کے مطابق جن علاقوں میں لڑکیوں کے اسکول بنے، وہاں کم عمری کی شادیوں میں نمایاں کمی آئی۔

18 سال کے بعد شادی کے فوائد:

خاندان اور معاشرے کے لیے: مضبوط خاندانی رشتے، بچوں کی بہتر نشوونما، معاشی ترقی میں لڑکیوں کا کردار، غربت میں کمی، آنے والی نسلوں کا روشن مستقبل

Early Age Marriage

لڑکی کے لیے فوائد:

تعلیم مکمل کرنے کے مواقع، جسمانی اور ذہنی پختگی، خوداعتمادی سے گھر چلانا، صحت مند حمل اور بچوں کی بہتر پرورش، معاشی خودانحصاری گجرات میں مثبت تبدیلی — گجرات شہر میں تعلیم یافتہ نئی نسل کے والدین اب اپنی بیٹیوں کو پہلے پڑھاتے ہیں، پھر ان کی مرضی سے شادی کرتے ہیں۔ یہ سوچ دیہات تک بھی آہستہ آہستہ پہنچ رہی ہے۔

نتیجہ: کم عمری کی شادی محض ایک سماجی رسم نہیں بلکہ یہ ایک بچی کی پوری زندگی تباہ کر دینے والا عمل ہے۔ گجرات کے تناظر میں کی گئی اس کیس اسٹڈی سے یہ بات واضح ہوئی کہ یہ مسئلہ آج بھی زندہ ہے اور اس کی جڑیں غربت، ناخواندگی اور پرانی روایات میں پیوست ہیں۔

گجرات کے دیہی علاقوں میں لڑکیوں کو 14 سے 16 سال کی عمر میں بیاہ دیا جاتا ہے۔ والدین اسے مالی مجبوری یا سماجی ذمہ داری سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اپنی بیٹی کے مستقبل کو ہمیشہ کے لیے محدود کر دیتے ہیں۔ کم عمری کی شادی سے لڑکی کی تعلیم چھوٹتی ہے، صحت برباد ہوتی ہے، زچگی کے دوران جان کو خطرہ لاحق ہوتا ہے اور ذہنی دباؤ ہمیشہ کا ساتھی بن جاتا ہے۔ لڑکا بھی اس عمل سے محفوظ نہیں رہتا — کم عمری میں ذمہ داریوں کا بوجھ اس کی اپنی نشوونما کو روک دیتا ہے۔

قانون موجود ہے لیکن نافذ نہیں۔ پنجاب چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ کے باوجود گجرات میں زیادہ تر شادیاں غیر رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ یہ قانونی کمزوری اس مسئلے کو مزید بڑھاوا دیتی ہے۔

تاہم تعلیم نے ثابت کیا ہے کہ تبدیلی ممکن ہے۔ گجرات کی فیلڈ ریسرچ بتاتی ہے کہ جن لڑکیوں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی ان میں کم عمری کی شادی کا رجحان بہت کم رہا ہے۔ تعلیم لڑکی کو حقوق کا شعور دیتی ہے اور اسے معاشی طور پر خودانحصار بناتی ہے۔

آخر میں یہ کہنا ضروری ہے کہ اس مسئلے کا حل صرف ایک محکمے یا ادارے کے بس کی بات نہیں۔ حکومت، علماء، اساتذہ، والدین اور سماجی تنظیمیں — سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ جب گجرات کی ہر بیٹی کو پڑھنے کا موقع ملے گا، جب قانون زمین پر نافذ ہوگا اور جب معاشرہ لڑکی کو بوجھ کی بجائے قیمتی سرمایہ سمجھے گا — تبھی کم عمری کی شادی کا حقیقی خاتمہ ممکن ہوگا۔